تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

# Allama Iqbal Open University
## Solved Assignments Spring 2026

| | |
|---|---|
| Course Code: | 201 Code |
| Course Name: | اسلامیات |
| Class: | Matric |
| Total Credit Hours | 6 |
| Total Assignments | 4 |

گھر بیٹھے حل شدہ مشقیں، گیس پیپرز، کتابیں اور خلاصے حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں واٹس ایپ نمبر:03036940016

**نوٹ:** ہم طلبہ کے لیے جامع اور معیاری تعلیمی خدمات فراہم کرتے ہیں۔ ہماری خدمات میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز، سابقہ پرچے، تازہ ملازمتوں کی معلومات، آن لائن سی وی تیار کرنا، ملازمت کے لیے درخواست دینا، یونیورسٹی داخلوں میں رہنمائی اور درخواست جمع کروانا شامل ہیں۔ اس کے علاوہ یونیورسٹی سے متعلق طلبہ کے ہر قسم کے تعلیمی اور رہنمائی کے کام میں مکمل تعاون فراہم کیا جاتا ہے تاکہ طلبہ کو ایک ہی جگہ پر تمام ضروری سہولیات میسر آسکیں۔

Whatsapp Group

واٹس ایپ گروپ جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔

Join Our WhatsApp Channel JOIN NOW

واٹس ایپ چینل جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

# Assignment 3

## سوال نمبر 1: حج کے ارکان ثلاثہ (بڑے ارکان) کون سے ہیں؟ ان کی تفصیل بیان کریں۔

**تفصیلی جواب:**

**تعارف:**

حج اسلام کا پانچواں رکن ہے۔ ہر صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار حج فرض ہے۔ حج کے کچھ "ارکان" (اساسی اجزاء) ہیں جن کے بغیر حج صحیح نہیں ہوتا۔ ان میں سے تین کو "ارکان ثلاثہ" (تین بڑے ارکان) کہا جاتا ہے۔

**ارکان ثلاثہ:**

1. احرام
2. وقوف عرفہ
3. طواف زیارت

ان میں سے اگر کوئی رکن چھوٹ جائے تو حج باطل ہو جاتا ہے۔ ذیل میں تفصیل دی جا رہی ہے۔

**پہلا رکن: احرام**

**احرام کا معنی:**

احرام کا لفظی معنی "حرام کرنا" ہے — یعنی ایسی حالت میں داخل ہونا جس میں کچھ حلال چیزیں حرام ہو جائیں۔ عملی طور پر احرام وہ خاص حالت ہے جس میں حاجی مخصوص لباس پہن کر حج یا عمرے کی نیت کرتا ہے۔

**احرام کی تفصیل:**

- **مردوں کا احرام:** دو سفید بغیر سلے ہوئے کپڑے — ایک ازار (کمر سے نیچے)، دوسرا رداء (کندھوں پر)۔ سر کھلا رکھنا۔ جوتے بغیر سلے ہوں (ٹخنے اور پنڈلی کھلی رہے)۔
- **خواتین کا احرام:** اپنے عام پردے والے کپڑے، ہاتھ اور چہرہ کھلا نہیں رکھ سکتیں سوائے چہرے کے پردے (نقاب) کی ممانعت ہے۔ کوئی خاص رنگ نہیں۔
- **مکان (میقات):** حاجی اپنے میقات سے پہلے احرام باندھے۔ پاکستان کے لیے میقات "ذوالحلیفہ" (اب یہ مدینہ سے قریب ہے)۔
- **نیت اور تلبیہ:** احرام باندھ کر نیت کی جاتی ہے: "لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ حَجًّا" اور پھر تلبیہ پڑھا جاتا ہے: "لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ"...

**احرام کی پابندیاں:**

- شکار کرنا حرام
- مباشرت اور اس کی مقدمات حرام

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

- خوشبو لگانا حرام
- سر اور داڑھی کے بال کٹوانا یا ناخن تراشنا حرام
- مردوں کا سر ڈھانپنا حرام، سلے ہوئے کپڑے پہننا حرام
- جھگڑا، فسق، فحش کلامی بھی منع ہے

**دوسرا رکن: وقوف عرفہ (Arafat)**

**وقوف کا مطلب:**

عرفہ کے میدان میں 9 ذوالحجہ کو غروب آفتاب سے پہلے کچھ دیر ٹھہرنا۔ یہ حج کا سب سے اہم رکن ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "حج عرفہ ہے" — یعنی اگر کوئی عرفہ میں نہ ٹھہرا تو اس کا حج نہیں ہوا۔

**تفصیل:**

- 9 ذوالحجہ کو زوال (دورانِ ظہر) سے پہلے حجاج عرفہ پہنچ جائیں۔
- ظہر اور عصر کی نماز جمعاً و قصراً (اکٹھی اور مختصر کر کے) ادا کریں۔
- پھر وہاں کھڑے ہو کر دعا، ذکر، استغفار کریں۔
- امام خطبہ دیتا ہے۔
- وقوف کا وقت مغرب تک جاری رہتا ہے، لیکن غروب سے پہلے کچھ لمحے بھی وقوف کر لینے سے حج ہو جاتا ہے۔
- یہاں اللہ کے حضور دست بدعا ہونا اور گناہوں کی بخشش مانگنا مستحب ہے۔

**روحانی حکمت:**

عرفہ میں تمام لوگ سفید کپڑوں میں ایک میدان میں جمع ہوتے ہیں، یہ قیامت کی یاد دلاتا ہے۔ یہاں اللہ اپنے بندوں پر فخر کرتا ہے اور ان کی مغفرت فرماتا ہے۔

**تیسرا رکن: طواف زیارت (Tawaf al-Ifadah)**

**طواف زیارت کا وقت:**

یہ طواف عرفہ کے بعد (10 ذوالحجہ کی رات سے لے کر 12 ذوالحجہ تک) کیا جاتا ہے۔ ہر حاجی پر فرض ہے کہ وہ کم از کم ایک بار بیت اللہ کا طواف کرے۔

**تفصیل:**

حاجی پہلے رمی جمرات (کنکریاں مارنا) کرتا ہے، پھر قربانی کرتا ہے (اگر متمتع یا قارن ہو)۔ اس کے بعد حلق یا قصر (بال منڈوانا یا کتروانا) کرتا ہے، پھر احرام کھول دیتا ہے (تحلل اول)۔ اس کے بعد وہ مکہ آ کر 7 چکر لگاتا ہے، ہر چکر میں حجر اسود کا استلام (اشارہ) کرنا مستحب ہے۔ سعی صفا و مروہ بھی کر سکتا ہے (متمتع کے لیے ضروری تھی پہلے سے)۔

طواف زیارت کے بعد حاجی مکمل طور پر حلال ہو جاتا ہے (تحلل ثانی)۔

**اہم نکات:**

- طواف کے دوران مردوں کے لیے رمل (تیز چال) اور اضطباع (رداء کا ایک کندھا کھلا رکھنا) صرف پہلے طواف میں مستحب ہے۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

- طواف صفا و مروہ پر سعی سے پہلے یا بعد میں ہو سکتا ہے۔
- اگر کوئی طواف زیارت نہ کرے تو اس کا حج باطل ہے۔

**نتیجہ:**

ارکان ثلاثہ یعنی احرام، وقوف عرفہ، اور طواف زیارت حج کے بنیادی فرائض ہیں۔ ان کے بغیر حج مکمل نہیں ہوتا۔ حاجی کو چاہیے کہ ان کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرے اور اللہ سے قبولیت کی دعا کرے۔

---

## سوال نمبر 2: احرام کی حقیقت، اس کی پابندیاں اور اس کے پیچھے چھپی روحانی حکمت لکھیں۔

**تفصیلی جواب:**

**تعارف:**

احرام حج اور عمرے کی ایک خاص حالت ہے جس میں انسان اپنی معمول کی زندگی کی بہ سی چیزوں کو چھوڑ کر اللہ کی عبادت میں لگ جاتا ہے۔ احرام صرف لباس کا نام نہیں بلکہ دل و جان کا ایک روحانی سفر ہے۔

**احرام کی حقیقت: (What is Ihram)**

احرام دراصل اللہ کی طرف آمد کا اعلان ہے۔ جب حاجی میقات پر پہنچتا ہے تو وہ اپنے عام کپڑے اتار کر دو سفید کپڑے پہنتا ہے، نیت کرتا ہے، اور تلبیہ پڑھتا ہے۔ اس کے بعد وہ "مُحرِم" کہلانے لگتا ہے۔ احرام کی دو اصلی چیزیں ہیں:

1. **نیت** — اللہ کے لیے حج یا عمرے کی نیت۔
2. **تلبیہ** "— لبیک اللھم لبیک" کہنا۔

بغیر نیت اور تلبیہ کے احرام نہیں ہوتا۔

**احرام کی پابندیاں: (Restrictions)**

جب کوئی شخص احرام باندھ لیتا ہے تو اس پر درج ذیل چیزیں حرام ہو جاتی ہیں:

**1. مباشرت اور اس کے مقدمات:**

شہوانی جماع بالکل حرام ہے، بلکہ بوس و کنار اور شہوت سے چھونا بھی جائز نہیں۔ قرآن فرماتا ہے:

"فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ" (البقرہ: 197)

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

**2.شکار کرنا یا اس کی طرف اشارہ کرنا:**

خشکی اور سمندر دونوں کا شکار احرام میں حرام ہے۔

**3.خوشبو لگانا:**

کپڑوں پر، جسم پر، یا کھانے میں خوشبو لگانا منع ہے۔

**4.سر کے بال، ناخن، یا جسم کے بال کٹوانا:**

ناخن تراشنا، سر منڈوانا، داڑھی کے بال کٹوانا، یا جسم کے کسی حصے کے بال اکھاڑنا حرام ہے۔ اگر ضرورت ہو تو فدیہ دینا پڑتا ہے۔

**5.مردوں کے لیے سلے ہوئے کپڑے پہننا:**

قمیض، پاجامہ، ٹوپی، جرابیں، جوتے بند سلے ہوئے نہیں پہن سکتے۔ خواتین سلے ہوئے کپڑے پہن سکتی ہیں۔

**6.سر چھپانا (مردوں کے لیے):**

سر پر کوئی کپڑا، ٹوپی، یا پگڑی نہیں رکھ سکتے۔ چھتری یا گاڑی کی چھت سے سر بچانا جائز ہے۔

**7.جھگڑا، فسق، فحش گوئی:**

احرام میں کسی سے لڑنا، گالم گلوچ کرنا، جھوٹ بولنا، غیبت کرنا — یہ سب زیادہ سخت ہو جاتے ہیں۔

**8.نکاح یا نکاح کروانا:**

احرام کی حالت میں خود بھی نکاح نہیں کر سکتا، نہ دوسروں کو کروا سکتا ہے۔

**پابندیوں کا استثناء:**

اگر کوئی بھولے سے کر بیٹھے یا مجبوری ہو (مثلاً سر میں تکلیف ہو تو سر منڈوالے) تو فدیہ (ایک جانور یا تین دن کے روزے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا) دینا ہوتا ہے۔

**احرام کے پیچھے روحانی حکمت:(Spiritual Wisdom)**

**1.توحید اور مساوات کا عملی مظاہرہ:**

جب لاکھوں لوگ ایک جیسے سفید کپڑے پہنتے ہیں تو کوئی امیر نظر نہیں آتا، کوئی غریب۔ شہنشاہ اور مزدور دونوں ایک جیسے لگتے ہیں۔ اس سے اللہ کے سامنے سب کی یکسانیت ثابت ہوتی ہے۔ یہ تصورِ توحید کو عملی شکل دیتا ہے۔

**2.فنا فی اللہ (اللہ میں محو ہونا):**

عادی زندگی میں انسان اپنی خواہشات میں الجھا ہوتا ہے۔ احرام میں وہ کھانے پینے کی عمدہ چیزوں، آرام دہ کپڑوں، خوشبو، بالوں کی آرائش — سب کو چھوڑ دیتا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ اللہ کے سوا سب سے بے نیاز ہو جائے۔ یہی "فنا فی اللہ" کا مقام ہے۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

**3.موت اور قیامت کی یاد دہانی:**

کفن بھی دو سفید کپڑوں میں لپیٹا جاتا ہے۔احرام اس بات کی یاد دلاتا ہے کہ ایک دن تمہیں بھی اسی طرح کفن پہن کر قبر میں جانا ہے۔پھر قیامت کے دن تم اسی طرح (ننگے پاؤں، سر کھلا) اللہ کے سامنے پیش ہو گے۔اس سے آخرت کی فکر بیدار ہوتی ہے۔

**4.پرہیز گاری اور نفس کی تربیت:**

احرام میں بہت سی حلال چیزیں (جیسے خوشبو، سلی ہوئی قمیض) حرام ہو جاتی ہیں۔اس تربیت سے انسان گناہوں سے بچنا سیکھ جاتا ہے۔اگر ایک دو دن حلال چیزوں سے رک سکتا ہے تو پھر حرام چیزوں سے بچنا بھی آسان ہو جاتا ہے۔

**5.اطاعت الٰہی کا عملی نمونہ:**

اللہ نے احرام میں کچھ چیزیں ممنوع قرار دی ہیں جن کی کوئی ظاہری وجہ نہیں (کہ خوشبو کیوں حرام ہے؟) یہ محض اللہ کی اطاعت کی خاطر ہے۔اس سے بندہ اطاعت کا سبق حاصل کرتا ہے کہ بغیر کسی سوال کے اللہ کا حکم مان لے۔

**6.گناہوں سے توبہ کا موقع:**

احرام کی حالت میں انسان اپنی تمام شہوانی خواہشات کو چھوڑ دیتا ہے۔یہ اس کے لیے توبہ کرنے کا بہترین موقع ہے۔وہ عہد کرتا ہے کہ واپس جا کر گناہوں سے بچے گا۔

**7.اجتماعی عبادت کا جذبہ:**

سب ایک جیسے لباس میں، ایک ہی نعرہ "لبیک اللھم لبیک" پکارتے ہیں۔اس سے امت مسلمہ کا اتحاد اور اجتماعی روح پروان چڑھتی ہے۔

**نتیجہ:**

احرام کی ظاہری پابندیاں اگرچہ تکلیف دہ معلوم ہوتی ہیں، لیکن ان کے پیچھے بہت اونچی روحانی حکمتیں ہیں۔یہ انسان کو اللہ کا قرب، توحید کا اخلاص، آخرت کی یاد، اور اطاعت کی تربیت عطا کرتا ہے۔جو شخص ان حکمتوں کو سمجھ کر احرام باندھے، اس کا حج روحانی طور پر کامیاب رہتا ہے۔

---

## سوال نمبر3: قتال فی سبیل اللہ کی شرائط اور اس کے اغراض و مقاصد تفصیل سے لکھیں۔

**تفصیلی جواب:**

**تعارف:**

جہاد فی سبیل اللہ اسلام کا ایک اہم فریضہ ہے۔لیکن بدقسمتی سے آج کل جہاد کو غلط طور پر تشدد سے جوڑ دیا گیا ہے۔اصل میں جہاد کا مطلب "کوشش کرنا" ہے، اور "قتال فی سبیل اللہ" اس کی ایک شکل ہے جس کے لیے سخت شرائط اور واضح مقاصد ہیں۔ہم یہاں قتال (لڑائی) کی شرائط اور مقاصد کا جائزہ لیں گے۔

**سوال میں "قتال فی سبیل اللہ" اور پچھلے آپ کے درست کردہ "جہاد فی سبیل اللہ" دونوں کا مفہوم تقریباً ایک ہے۔**

**شرائط قتال فی سبیل اللہ:(Conditions for Fighting)**

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

قتال فی سبیل اللہ جائز ہونے کے لیے درج ذیل شرائط کا ہونا ضروری ہے:

**1.موجودہ حملہ یا دفاع کی ضرورت:**

مسلمانوں پر ظلم و جارحیت کی جائے، ان کا ملک یا جان و مال خطرے میں ہو، تب قتال کی اجازت ہے۔ قرآن فرماتا ہے:

"**أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا**" (الحج:39)—ان لوگوں کو (لڑنے کی) اجازت دی گئی جن سے لڑا جا رہا ہے کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا۔

جب دشمن پہل نہ کرے تو مسلمان حملہ آور نہیں ہو سکتے۔

**2.مسلم حکمران (امام المسلمین) کا حکم:**

اسلام میں کوئی فرد یا گروہ خود سے جہاد کا اعلان نہیں کر سکتا۔ صرف ریاست کا سربراہ (خلیفہ، امیر، یا موجودہ دور میں حکومت) ہی فیصلہ کر سکتا ہے کہ قتال کب کیا جائے۔

**3.شرائط فرضیت (انفرادی یا اجتماعی):**

- **فرض کفایہ:** اگر کافی تعداد لڑنے کے لیے نکل آئے تو باقیوں پر ساقط۔
- **فرض عین:** اگر دشمن کسی علاقے میں داخل ہو جائے تو وہاں کے مردوں پر فرض عین ہو جاتا ہے۔

**4.اعلانِ جنگ (مہلت دینا):**

دشمن کو پہلے اسلام کی دعوت دی جائے، اگر وہ قبول کر لے تو لڑائی نہیں۔ اگر قبول نہ کرے تو انہیں جزئیہ (جزیہ) کی پیشکش کی جائے۔ اگر قبول نہ کریں تب لڑائی جائز ہے۔

**5.غیر جانبداروں سے بچنا:**

عورتوں، بچوں، بوڑھوں، راہبوں، اور عبادت گزاروں کو قتل کرنا حرام ہے۔ درختوں کو جلا کر جلانا، کھیتوں کو تباہ کرنا بھی منع ہے (جب تک ضرورت نہ ہو)۔

**6.معاہدوں کی پابندی:**

اگر دشمن کے ساتھ معاہدہ ہو تو جب تک وہ خود نہ توڑیں، ان سے لڑنا حرام ہے۔

**7.مقصد اللہ کی رضا ہو، نہ کہ دنیاوی فائدہ:**

اگر کوئی شخص مالِ غنیمت کے لالچ میں یا شہرت کے لیے لڑتا ہے تو اس کا جہاد مقبول نہیں۔ نیت خالص اللہ کی ہو۔

**اغراض و مقاصد:** (Aims and Objectives)

**1.اللہ کے کلمے کو بلند کرنا:**

مقصد یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کو آزادی ملے، لوگوں کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کی اجازت ہو۔ قرآن فرماتا ہے:

"**وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ**" (الانفال:39)—ان سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ ختم ہو جائے اور سارا دین اللہ کے لیے ہو جائے۔ فتنہ سے مراد شرک، ظلم، اور اسلام کے راستے میں رکاوٹیں ہیں۔

**2.دفاع:** (Self-Defense)

مشرکین مکہ نے مسلمانوں کو گھروں سے نکال دیا، ان کا مال لوٹا، اور قتل کیا۔ جب مسلمان مدینہ گئے تو وہاں بھی ان پر حملے ہوئے۔ تب اللہ نے دفاع کے لیے قتال کی اجازت دی۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

**3.مظلوموں کی مدد:**

قرآن فرماتا ہے:

"**وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ**" (النساء:75)—تمہیں کیا ہوا کہ تم اللہ کی راہ میں اور ان کمزور مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے۔

**4.فتنہ (ظلم و تشدد) کا خاتمہ:**

جب کوئی گروہ دوسروں پر ظلم کرتا ہے، انہیں ان کے عقائد سے روکتا ہے، اور تشدد پھیلاتا ہے، تو مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اٹھ کر فتنہ کو ختم کریں۔

**5.امن قائم کرنا:**

جہاد کا اصل مقصد امن قائم کرنا ہے، نہ کہ تشدد پھیلانا۔ اسلام نے لڑائی کو صرف اس وقت تک جائز رکھا جب تک دشمن صلح پر آمادہ نہ ہو جائے۔ جب صلح ہو جائے تو لڑائی روک دینا ضروری ہے۔

**6.اسلامی دعوت کو پہنچانے کا راستہ ہموار کرنا:**

کھلی دعوت کے لیے ضروری ہے کہ لوگوں پر کوئی جبر نہ ہو۔ قتال اس جبر کو توڑنے کے لیے ہے، مذہب تبدیل کرنے کے لیے نہیں۔ "لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ" (البقرہ:256)—دین میں کوئی زبردستی نہیں۔

**مقاصد کی غلط تشریحات کا رد:**

آج کل کچھ گروہ جہاد کے نام پر مسلمانوں ہی کو شہید کر دیتے ہیں، بازاروں، مساجد، ہسپتالوں کو نشانہ بناتے ہیں۔ یہ قتال فی سبیل اللہ نہیں بلکہ محض فساد ہے۔ اسلام نے معصوموں کا قتل سخن حرام قرار دیا ہے۔

**نتیجہ:**

قتال فی سبیل اللہ اس وقت جائز ہے جب تمام شرائط پوری ہوں، اور مقاصد صرف اللہ کی رضا، دفاع، اور مظلوموں کی مدد ہوں۔ یہ کوئی ذاتی یا گروہی تشدد کا نام نہیں، بلکہ ریاست کی زیر نگرانی ایک محدود فوجی کارروائی ہے۔

---

## سوال نمبر4: قرآن مجید کی روشنی میں مجاہدین کی فضیلت اور ان کے درجات پر نوٹ لکھیں۔

**تفصیلی جواب:**

**تعارف:**

اللہ تعالیٰ نے جہاد کو بہت اہمیت دی ہے۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں مال، جان، اور وقت کی قربانی دیتے ہیں، ان کے لیے قرآن میں عظیم فضائل اور بلند درجات کا ذکر ہے۔ یہاں مجاہدین کی فضیلت اور ان کے درجات کو قرآن کی روشنی میں پیش کیا جا رہا ہے۔

**مجاہدین کی فضیلت:(Qur'anic Virtues)**

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

**.1 ایمان اور جہاد میں درجہ بندی:**

اللہ فرماتا ہے:

"لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً) "النساء:95(

ترجمہ: اہل عذر کے علاوہ جو مومنین بیٹھ رہتے ہیں اور جو اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرتے ہیں، وہ برابر نہیں۔ اللہ نے مجاہدین کو بیٹھنے والوں پر درجہ میں فضیلت دی ہے۔

**.2 جنت کی بشارت:**

"إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ) "التوبہ:111(

اللہ نے مومنین سے ان کی جانیں اور ان کے مال جنت کے بدلے خرید لیے ہیں۔ مجاہدین شہید ہو کر جنت میں داخل ہوتے ہیں۔

**.3 سب سے بڑی تجارت:**

جہاد کرنے والوں کے لیے اللہ نے فرمایا:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنجِيكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ) "الصف:10(

پھر اس تجارت کو اللہ کی راہ میں جہاد کرنا قرار دیا۔

**.4 مغفرت اور رحمت:**

"وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَّهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ) "الانفال:74(

**مجاہدین کے درجات:(Ranks of Mujahideen)**

قرآن اور حدیث میں مجاہدین کے کئی درجات بتائے گئے ہیں:

**.1 شہید کا درجہ:**

جو شخص اللہ کی راہ میں لڑتے ہوئے مارا جائے، وہ شہید ہے۔ اسے مردہ نہ کہو بلکہ زندہ ہے اور اللہ کے پاس رزق پا رہا ہے:

"وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ) "آل عمران:169(

شہید کے لیے مغفرت، جنت، اور یہ کہ وہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہتا ہے۔

**.2 غازی کا درجہ (جو جہاد سے زندہ واپس آئے):**

اسے بھی بہت بڑا ثواب ملتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "جہاد کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جو روزہ رکھتا ہو اور نماز پڑھتا ہو، یہاں تک کہ وہ واپس آ جائے" (بخاری)۔

**.3 جہاد کی نیت رکھنے والا:**

جو شخص سچی نیت رکھتا ہو لیکن کوئی عذر (جیسے بیماری) ہو، وہ بھی مجاہد کے اجر میں شریک ہوتا ہے۔

**.4 مختلف درجات اعمال کے مطابق:**

بعض مجاہدین مال سے جہاد کرتے ہیں (خرچ کرتے ہیں)، بعض جان سے، اور بعض دونوں سے۔ ان کے درجات الگ الگ ہیں جیسا کہ آیت (النساء:95) میں ہے کہ اللہ نے "درجہ" میں فضیلت دی ہے، یعنی ایک سے زیادہ درجے ہیں۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

**درجات کی مزید تفصیل (احادیث سے):**

- نبی ﷺ نے فرمایا: "جنت میں سو درجات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لیے رکھے ہیں، اور ہر دو درجوں کے درمیان آسمان و زمین کا فاصلہ ہے" (بخاری)۔
- شہید کو ستر (70) گناہوں کی مغفرت ملتی ہے۔
- شہید کی بیوی اور بچے بھی جنت میں اس کے ساتھ ہوں گے۔

**مجاہدین کی عظمت:**

اللہ نے اہلِ جہاد کو اہلِ ایمان پر فضیلت دی ہے۔ وہ اللہ کے مقرب بندے ہیں۔ ان کی شان میں یہ بھی ہے کہ وہ قیامت کے دن شفاعت کر سکیں گے۔

**نتیجہ:**

مجاہدین فی سبیل اللہ کا درجہ بے حد بلند ہے۔ ان کی قربانیوں کو اللہ ضائع نہیں کرتا۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ جہاد کی فضیلت کو سمجھے اور جب ضرورت ہو، شرائط کے تحت، اللہ کی راہ میں اپنا مال اور جان قربان کرنے کے لیے تیار رہے۔

---

## سوال نمبر 5: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت، بچپن اور جوانی کے اہم واقعات اور آپ ﷺ کی پاکیزہ سیرت بیان کریں۔

**تفصیلی جواب:**

**تعارف:**

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں میں سب سے افضل اور سب سے اعلیٰ اخلاق کے مالک ہیں۔ آپ کی ولادت، بچپن اور جوانی کے واقعات میں بہت سی نشانیاں اور سبق ہیں۔ یہاں اہم واقعات اور آپ کی پاکیزہ سیرت کو بیان کیا جا رہا ہے۔

**ولادت (Birth):**

- **تاریخ:** 12 ربیع الاول، عام الفیل (570 عیسوی) کو مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔
- **والد:** حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب (آپ کی ولادت سے قبل مدینہ میں وفات پا گئے تھے)۔
- **والدہ:** حضرت آمنہ بنت وہب۔
- **دادا:** حضرت عبدالمطلب (بہت معزز قریشی سردار)۔
- **واقعاتِ ولادت:** روایت ہے کہ آپ کی ولادت کے وقت کئی معجزات ہوئے: شاہی محل کے ایوان گر گئے، آتشکدہ فارس کی آگ بجھ گئی، جھیل ساوہ (فارس) سوکھ گئی۔ آپ ﷺ کا ختنہ شدہ حالت میں پیدا ہونا، ناف کا کٹا ہونا — یہ آپ کی خصوصیات ہیں۔ آپ کی ولادت کے ساتھ ہی آپ کے دادا عبدالمطلب نے آپ کا نام "محمد" رکھا (جو اس وقت عربوں میں عام نہ تھا)۔

**بچپن (Childhood):**

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

**.1 حلیمہ سعدیہ کے پاس (رضاعت):**

عرب کا رواج تھا کہ بچوں کو صحرا میں دودھ پلانے کے لیے دیا جاتا تاکہ وہ صحت مند اور فصیح اللسان ہوں۔ آپ ﷺ کو حلیمہ سعدیہ نے دودھ پلایا۔ اس دوران آپ کے ساتھ بہت برکتیں ہوئیں۔ آپ نے صحرا میں 4-5 سال گزارے۔

**.2 واقعہ شق صدر (سینے کا چاک ہونا):**

جب آپ کی عمر 4-5 سال تھی تو فرشتے نازل ہوئے، آپ کا سینہ چیرا، دل نکال کر اس میں سے ایک لوتھڑا نکالا (جو شیطان کا حصہ تھا)، پھر اسے زمزم کے پانی سے دھویا اور حکمت و ایمان سے بھر دیا۔ (مسلم) یہ آپ کی نبوت کی تیاری تھی۔

**.3 والدہ کی وفات:**

جب آپ کی عمر 6 سال تھی تو آپ کی والدہ آپ کو مدینہ لے گئیں (اپنے ننھیال)، واپسی پر مقام ابواء میں وفات پا گئیں۔ اس طرح آپ یتیم ہو گئے۔ آپ نے بہت صبر کیا۔

**.4 دادا کی وفات:**

آپ کے دادا عبد المطلب نے آپ کی پرورش کی، لیکن جب آپ 8 سال کے تھے تو وہ بھی وفات پا گئے۔ اس کے بعد آپ کے چچا ابو طالب نے آپ کی کفالت کی۔

**جوانی: (Youth)**

**.1 چرواہی اور امانت:**

آپ نے بچپن میں بکریاں چرانے کا کام کیا۔ پھر آپ نے تجارت شروع کی۔ آپ کو اپنی قوم میں **"صادق و امین"** (سچے اور امانت دار) کے لقب سے جانا جاتا تھا۔

**.2 حضرت خدیجہ کے ساتھ تجارت:**

جب آپ 25 سال کے ہوئے تو ایک مالدار بیوہ خاتون حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو اپنا مال تجارت کے لیے شام بھیجا۔ آپ نے بہت منافع کمایا اور اپنی امانت داری سے متاثر ہو کر انہوں نے آپ کو پیغام نکاح بھیجا۔

**.3 نکاح:**

آپ نے 25 سال کی عمر میں 40 سالہ حضرت خدیجہ سے نکاح کیا۔ یہ آپ کا پہلا اور بہت نیک نکاح تھا۔ حضرت خدیجہ آپ کی معاون، مشیر، اور اولین ایمان لانے والی تھیں۔ ان کے بطن سے تمام اولادیں ہوئی (بجز ابراہیم کے)۔

**.4 تحکیم (حجر اسود کا واقعہ):**

جب آپ 35 سال کے تھے تو کعبہ کی تعمیر نو ہوئی۔ جب حجر اسود رکھنے کا وقت آیا تو تمام قبائل لڑنے لگے کہ کس کو یہ شرف ملے۔ پھر سب نے اس شخص کو حکم ماننے کا فیصلہ کیا جو سب سے پہلے دروازے سے داخل ہو۔ وہ شخص محمد ﷺ تھے۔ آپ نے ایک چادر بچھا کر حجر اسود کو اس پر رکھا اور تمام قبائل کے سرداروں کو کہا کہ مل کر چادر کو اٹھائیں، پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے پتھر رکھ دیا۔ اس طرح آپ نے ایک بڑی جنگ ٹال دی — یہ آپ کی حکمت اور امانت کا ثبوت ہے۔

**.5 غار حرا میں عبادت:**

آپ ﷺ کو تنہائی پسند تھی۔ آپ ہر سال کچھ دن غار حرا میں گزارتے، غور و فکر کرتے۔ یہیں آپ پر پہلی وحی نازل ہوئی۔

**آپ کی پاکیزہ سیرت (انسانیت کے لیے نمونہ):**

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

- **سچائی :** کبھی جھوٹ نہ بولا، چاہے دشمن بھی مانے۔
- **امانت :** لوگوں کے مال و اسباب آپ کے پاس بطور امانت رکھواتے تھے۔
- **حلم و بردباری :** دشمنوں کو معاف کرنا، بدلے میں اچھا کرنا۔
- **تواضع :** دوسروں کے ساتھ مل کر بیٹھنا، کسی کو حقیر نہ سمجھنا۔
- **ایثار :** دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دینا۔
- **رحمت للعالمین :** پورے انسانیت کے لیے رحمت بنا کر آئے۔

**نتیجہ:**

آپ کی زندگی کے ہر پہلو میں ہمارے لیے نمونہ ہے۔ آپ کے اخلاق و عادات کو اپنا کر ہی ہم دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔